محترم منور

8-5-2024

PMS 005

اردو

س 3: جملوں کی درستگی

1- مجھے ایک ڈراونا خواب آیا۔

2- امتحان میں فیل ہو گیا۔

3- میں نے آج کا اخبار پڑھا۔

4- چوہے کثرت سے مر رہے ہیں۔

5- جی چاہا تو آجاؤں گا۔

6- نہ کھانا کھایا نہ ہی پانی پیا۔

7- انہوں نے مجھ سے کہا۔

8- مجھے جانا ہے۔

9- وہ ہر وقت سڑک کے کنارے کھڑا رہتا ہے۔

10- آپ کب آئیں گے؟

س 2: تلخیص

تلخیص کا عنوان: موسمیاتی تبدیلی کے عالمی اثرات

تلخیص:

عالمی کلائمٹ سمٹ سے قبل ڈیلاویئر یونیورسٹی سے شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلی "ہیومن کاز" کی وجہ سے رونما ہوئی جس کے عالمی معیشت، زراعت اور سرمایہ کاری پر بری طرح اثرانداز ہو رہی ہے۔

س 4: محاورات کے جملے

(الف) بے پر کی اڑانا — وہ ہمیشہ بے پر کی اڑاتا ہے۔

(ج) پگڑی اچھالنا — شریف لوگوں کی پگڑی اچھالنا اچھا نہیں

(د) حرف آنا — اس کام سے اجتناب کرو جس سے عزت پر حرف آئے۔

(و) دانہ پانی اٹھنا — اس بوڑھے کا دانہ پانی اٹھ گیا۔

(ط) سینگ سمانا — آندھی میں لوگوں کے نے گھروں میں سینگ سمایا۔

س 5: اشعار کی تشریح

(الف)

شاعر کا نام:- اسد اللہ خان غالب

تشریح: اس شعر میں شاعر حضرت یعقوبؑ کے عشق کی شدت بیان کرتے ہیں جس کے مطابق یعقوبؑ حضرت یوسفؑ سے علیحدگی کے غم میں اتنا روتے ہیں کہ ان کی آنکھوں کی بینائی چلی جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ حضرت یعقوب حضرت یوسف کو مصر لینے نہیں جاتے مگر ان کے فراق اور تصور میں اس قدر گم او رہ گئے کہ ایک ہی غم میں مرکوز ہونے سے ان کی بینائی ہی چلی گئی۔ کیونکہ حضرت یعقوب اللہ سے بے انتہا محبت اور یقین رکھتے ہیں اور اس کی رضا میں راضی رہتے ہیں کہ بس اپنے محبوب کے عشق میں اتنی شدت انتہا کر گئے کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے محروم ہو گئے

ہم نے کیا کیا نہ محبوب تیرے عشق میں لیا
صبر ایوب کیا گریہ یعقوب کیا۔

(ب) **شاعر کا نام:** علامہ اقبال

تشریح: اس شعر میں عشق کی ایک ایسی منطق اور درجہ بیان کیا گیا ہے جو کہ عشق حقیقی ہے۔ اس عشق کے سلسلے میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جتنا دنیا کی جانب بھاگو گے اتنی ہی دنیا تم سے دور ہوتی جاتی ہے اور اس دنیا کی فطرت میں یہ شامل ہے کہ جب کسی کا پیچھا چھوڑ دیا جائے تو وہ خود بخود آپ کی طرف کھنچی چلی آتی ہے۔ اس طرح مجنوں کو اگر اپنے عشق کو حقیقی بنانا ہے تو لیلیٰ سے اپنا دھیان اور اپنے دل سے نکالنا ہوگا تب ہی حقیقی عشق یعنی عشق الٰہی نصیب ہوگا۔ مجازی عشق سے دوری اختیار کرنا کامیابی ہے۔ اگر حضرت یعقوب کی طرف نظر کریں تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ حضرت یوسفؑ کے عشق میں آنکھوں کی بینائی سے محروم ہوگئے پر جب ان کو یعنی ان کے محبوب مجازی تھا اس کو دل سے نکالا تو حقیقی عشق بھی نصیب ہوا اور دنیا بھی جیسے کہ حضرت یوسفؑ مل گئے۔

(۵) **شاعر کا نام:** خواجہ حیدر علی آتش

تشریح: یہ دنیا ایک عارضی قیام گاہ ہے اور اس میں آنے والے لوگ کو جانا بھی ہے۔ اس دنیا میں انسان جتنا بھی رہ لے یہاں تک کہ اگر حضرت خضر کی عمر بھی پا لے تب بھی اس کا فانی دنیا سے قیام کر کے لوٹ جانا ہے۔ زندگی ایک نہ ایک دن ختم ہونی ہے۔ اور اس میں

جتنی بھی زندگی خضر کی طرح بھی مل جائے اور وہ بس
پر ایسے معلوم ہوگا کہ کم ہی رہے ہیں اس کی ایک
وجہ یہ بھی ہے کہ ہم انسان اس دنیا کو فانی نہیں سمجھتے
بلکہ اس میں بے انتہا گم ہو کر زندگی بسر کر رہے ہیں
جیسا کہ یہ اصل رہنے کی جگہ ہو۔ جیسا کہ اس شعر سے
ظاہر ہوتا ہے۔

کیا بھروسہ ہے اس زندگانی کا
آدمی بلبلہ ہے پانی کا

س 6: اردو ترجمہ

کمپیوٹر اور کمپیوٹر سائنس میں آرٹیفشل انٹلی جنس
کا بہت نمایاں کردار ہے۔ یہ لفظ آرٹیفشل انٹیلی جنس
اور مشین لرننگ میں حالیہ پیشرفت سے ~~اور زیادہ~~ مزید
مقبول ہوا ہے۔ مشین لرننگ آرٹیفشل انٹیلی جنس کا وہ
دور ہے جس میں مشینیں روزمرہ کے کاموں کا مکمل کرنے
کی ذمہ دار ہیں اور یہ بھی مانا جا رہا ہے کہ یہ انسانوں
سے زیادہ قابل ہیں۔

س 1- مضمون

مسئلہ فلسطین حل کرنے میں مسلم امہ کی ناکامی

فلسطین ایک ایسی ریاست ہے جو مذہبی اور
دنیاوی اقتدار سے دنیا کے لیے خاص حصہ ہے جس کو

کروائیں۔ اور ان عرب ممالک جیسا کہ شام، مصر، لیبیا
وغیرہ میں خانہ جنگی تک حالات پہنچا کر کمزور کر دیا۔
اور کچھ عرب ممالک کو اپنے سیاسی روابط کے ذریعے
پابند کر کے رکھا ہے۔

اس کی مثال یہ ہے کہ خلیجی ممالک قطر، سعودیہ
عرب، دبئی جیسے ملک سے تیل خریدنا اور ان کے ساتھ
تجارت کو فروغ دینا تاکہ وہ اپنے مسلم برادر ممالک کے لیے
کھڑے نہ ہو سکیں۔ اس کے علاوہ ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ
مسلم عوام اور مسلم قائد صحیح اسلام اور اپنے رب کے بتائے
ہوئے رستوں سے ہٹ کر مختلف رستہ اختیار کر کے
اپنے آپ کو ذلت حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے نظریے
سے اگر معاملات حل کیے جائیں اور اس میں اپنے مسلم برادر
کے لیے کھڑے اور حق سچ کی بات بولنا پر زور دیا گیا ہے اگر ان
پر عمل درآمد ہو تو فلسطین کے لیے کچھ مدد فراہم کر سکیں گے
اور اپنے آپ کو مضبوط کر کے اس اقوام عالم پر اپنا قبضہ
کر سکیں گے اور جو جھوٹ اور منافق و ظالم عوام کا خاتمہ
کر سکیں گے۔

جیسا علامہ اقبال اپنی شاعری میں مسلم امہ کے لیے
لکھتے ہیں اور ان کو صحیح رستہ پر چلنے کی تلقین کرتے ہیں

اپنی ملت کا قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خوب ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

جب اقبال اس کو سامنے رکھتے ہیں کہ اسلام دشمنی
میں مسلمانوں میں پھوٹ ڈال چکے ہیں اور تقسیم کی راہ

کو اس دنیا کی بہت سی طاقتیں اور ممالک خاص طور
پر غیر مسلم قبضہ کر کے اپنے قابو میں رکھنا چاہتے ہیں۔
اس معاملہ میں غیر مسلموں خصوصی امریکہ ایک ایسی
طاقت ہے جس نے بہت عرصہ قبل اس کو حاصل کرنے
کے لیے یہودی طبقہ کو مدد فراہم کی اور مسلمان قوم اور
ممالک میں تفرقہ پیدا کیا تاکہ وہ اپنے غلط ارادوں میں
کامیابی حاصل کر سکے۔

امریکہ سپر پاور ہے اور مزید اپنے اختیارات اس دنیا
میں مضبوط اور پھیلانا چاہ رہا ہے جس کے لیے فلسطین کی
زمین ایسی ہے کہ وہاں سے بہت سے فوائد مختلف طریقوں
سے حاصل کر سکتا ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے اس زمین کو
سمندر اور دریا لگتا ہے جس کی اہمیت اس دنیا کے راستے
اور تجارت کرنا آسان اور سستا پڑے گا۔ اس کے ساتھ
صرف یہی یہودی یعنی اسرائیل کا ساتھ ہی نہیں بلکہ
دیگر ممالک جن میں فرانس، برطانیہ، جرمنی وغیرہ شامل
ہیں اور کئی مسلم ممالک جیسا کہ اردن کہنے کو تو مسلمان
سرزمین پر اپنے فوائد کی خاطر فلسطین کے خلاف ہے ظاہری
تو نہیں پر اندرونی طور پر کیونکہ فلسطین کی سرزمین پر
ظلم و ستم کرنے کا راستہ فضائی یا سمندری و زمینی اردن
فراہم کرتا ہے۔

غیر مسلم ہمیشہ سے ہی مسلمانوں پر حکومت اور
ان پر ظلم کر کے برتر رہنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے انھوں نے
فلسطین جو کہ مسلمان امہ کا گڑھ اور پاک ریاست
سمجھی جاتی ہے اس کے لیے عرب ممالک میں بغاوتیں

ہر گامزن ہوئے ہیں تو ان کا اپنی ملت کو یہ پیغام ہے

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے

نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر تک

مسلم امہ کو یہ وقت ایک ہو کر اسرائیل کے پراپیگنڈہ کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا۔ اسرائیل اپنے مذہب کے مطابق مسجد اقصیٰ جو فلسطین کی سرزمین پر ہے جو مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اس کو گرا کر ہیکل سلیمانی تعمیر کرکے دجال کو لاکر اپنا فریضہ اور مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازش میں ہیں اس کو روکنا ہوگا۔ جس کے لیے مظلوم فلسطین عورتوں، بچوں، اور جوانوں، بوڑھوں کو ختم کرکے اپنا فریضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اسلاموفوبیا کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے ہر مسلمان کو آواز بلند کرنا اور عمل کرکے دکھانے کی ضرورت ہے۔

پر جس طرح کمزور ریڑھ کی ہڈی کی مانند مسلمان ہو چکے ہیں اس سے اس دنیا پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ اس کی ایک اور خاص وجہ یہ ہے کہ میڈیا جو مغرب کی سوچ اور ارادوں سے متاثر اور مقبوضہ میڈیا ہے سچ نہیں دکھا پا رہا۔ جس سے اس دنیا کے عوام کو دھوکا میں رکھا ہوا ہے۔

یہ ایسے کچھ محرکات ہے جن کے باعث فلسطین کا مسئلہ حل نہیں ہو۔ کی طرف گامزن نہیں ہوا۔ OIC جو مسلم امہ کا ایک ادارہ ہے اس کو ایک جگہ سارے ممالک کو اکٹھا کرکے ایک فیصلہ جو مضبوط اور اہل ہو کہ مغرب

kips.edu.pk kips.edu.pk

یہودی مجبور ہو جائیں فلسطینی مجاہدین پر ظلم کرنے سے باز
رہیں۔ آج تک کی حالیہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023
سے اب تک تقریباً 40,000 افراد شہید ہو چکے ہیں اور جن میں
زیادہ تعداد بچوں کی ہے جو تقریباً 20,000 کے قریب ہے۔
عورتوں کی بھی بہت تعداد ہے۔ مغرب میں عورت کے حقوق
کے لیے لڑنے والے اداروں کو اسرائیل کے خلاف آواز بلند کرنا
کی ضرورت ہے تاکہ مزید تکلیف نہ پہنچائی جا سکے۔

اس کے علاوہ اسلام کے نظریے کے مطابق اگر دیکھا جائے
تو ظالم اور جھوٹ کے خلاف اعلان جنگ یعنی جہاد کی
ضرورت ہوتی ہے۔ اگر دین کو لے کر چلیں تو ہمیشہ مسلمان
اقوام کامیاب ہوتی رہی ہیں۔ اپنے فوائد سے بالاتر ہو کر
فلسطین کی سرزمین کو بچانا اس وقت کی خاص اہمیت
ہے۔ مسلمہ امہ کی بقا اتفاق میں نظر آتی ہے۔

ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری